Day: Friday

Date: 21 Nov, 2025

NOA Test Series

تحریم جاوید

مضمون: اسلامیات

NOA Batch: OB-001-NTS 26

سوال نمبر :- 01

دین اور مذہب میں فرق-

تعارف :-

قرآن جس دعوے کے ساتھ نوعِ انسانی کو اپنے پیش کردہ مسلک کی طرف دعوت دیتا ہے وہ خود اس کے اپنے الفاظ میں یہ ہے:

ترجمہ :-

"بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔"

(آل عمران : 19)

اسلام کا جو تصور عام طور پر لوگوں کے ذہن میں ہے وہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ یہ ایک مذہب کا نام ہے جو آج سے چودہ سو برس پہلے عرب میں پیدا ہوا تھا۔ اور جس کا آغاز آپؐ نے کیا تھا۔ گویا ان کے نزدیک اسلام کی ابتداء آپؐ سے ہی ہوئی اور آپؐ ہی اس کے بانی ہیں۔ لہٰذا جب ایک غیر مسلم قرآن کا مطالعہ کرتا ہے تو

Day: Date:

وہ یہ (لیے) گمان کرکے سرسری طور پر گزر جاتا ہے کہ جس طرح ہر مذہب نے صرف اپنے ہی برحق ہونے اور اور دوسرے مذاہب کے باطل ہونے کا مدعی ہے اس طرح قرآن نے بھی اپنے پیش کردہ مذہب کے برحق ہونے کا دعوٰی کیا ہے۔ جب ایک مسلمان اس کو پڑھتا ہے تو وہ اس وجہ سے اس پر غور کرنے کی کوئی خاص وجہ نہیں سمجھتا کہ وہ خود اسے برحق مانتا ہے۔ یا اگر غور و فکر کے لئے اس کے ذہن میں کوئی تحریک پیدا ہوتی ہے تو وہ بالعموم یہ رخ اختیار کر لیتی ہے کہ عیسائیت ہندومت اور ایسے دوسرے مذاہب سے اسلام کا مقابلہ کرکے اس کی حقانیت ثابت کی جائے۔

دین کا لغوی معنیٰ:-

عربی میں لفظ "دین" کئی معنوں میں آتا ہے۔
اس کے ایک معنی غلبہ اور بلندی کے ہیں دوسرے معنی اطاعت اور غلامی کے، تیسرے معنی جزاء اور بدلہ کے، چوتھے معنی طریقہ اور مسلک کے ہیں۔ یہاں یہ لفظ چوتھے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی دین سے مراد طریق زندگی یا فکر و عمل ہے جس کی پیروی کی جائے۔
امام ابن تیمیہؒ نے دین کی تعریف اس طرح کی ہے:

— "دین اللہ کی اطاعت اور اس کی عبادت کا وہ طریقہ ہے جو رسول ﷺ نے سکھایا ہے۔" —

Day: Date:

دین کا اصطلاحی مفہوم:

دین وہ نظامِ الہٰی ہے جو انسان کے عقائد، عبادات، اخلاق، معاشرت، معاملات اور اجتماعی نظام کو اللہ کے احکام اور رسول ﷺ کی سنت کے مطابق ترتیب دیتا ہے، تاکہ انسان (ں) کی پوری زندگی ایک مقصد، توازن اور بندگی میں ڈھل جائے۔

—"دین پوری انسانی زندگی کے لئے اللہ کا دیا ہوا جامع نظام ہے۔"—

(سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ)

مذہب کی تعریف:-

مذاہب عالم کی کثرت اور ان میں عقائد و اعمال کے اختلاف کی وجہ سے مذہب کی کوئی مکمل تعریف کرنا مشکل ہے۔ اس کی مختصر اور سادہ ترین تعریف ای۔ بی۔ ٹیلر نے کی ہے۔

—"مذہب روحانی موجودات پر اعتقاد کا نام ہے۔"—

اس تعریف کی رو سے ہم دنیا کے بہت سارے مذاہب کی حقیقت سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن کئی مذاہب ایسے بھی

Day:

Date:

ہیں جن میں ایمان اور عقائد کی زیادہ اہمیت نہیں اور جن کو ہم زیادہ سے زیادہ ایک بااخلاق زندگی گزارنے کا ضابطہ کہہ سکتے ہیں۔

دین اور مذہب میں فرق:

	دین	مذہب
.01	دین میں خالص عقیدۂ توحید کو بیان کیا گیا ہے۔	.01 مذاہب میں عقیدۂ توحید شرک کی آمیزش کے ساتھ موجود ہے۔
.02	دین میں عقیدۂ آخرت کا پورا تصور موجود ہے۔	.02 مذاہب میں عقیدۂ آخرت کا ناقص اور غیر اسلامی تصور موجود ہے۔
-03	دین میں حلال و حرام کے واضح اور درست امتیازات موجود ہیں۔	.03 مذاہب حلال و حرام کے واضح اور درست امتیازات سے محروم ہیں۔
-04	دین کے اندر عملی زندگی میں رہنمائی وحی الٰہی سے حاصل ہوتی ہے۔	.04 مذاہب کے اندر عملی زندگی میں رہنمائی عقلِ عام سے حاصل ہوتی ہے۔
-05	دین کی دعوت پوری انسانیت کے لئے ہے جس میں عالمگیریت ہے	-05 مذاہب کی دعوت میں عالمگیریت نہیں ہے۔
-06	دین میں ساری انسان برابر اور محترم ہیں سوائے اہلِ تقویٰ کے۔	-06 مذاہب میں انسان برابر اور محترم نہیں۔ مذاہب میں انسانوں کو کئی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

Day: Date:

انسانی زندگی میں دین کی اہمیت:

(۱) طریقِ زندگی اعتبار سے دین کی اہمیت :-

یہ ظاہر ہے کہ دنیا میں انسان کو زندگی بسر کرنے کے لئے ایک طریق زندگی درکار ہے جسے وہ اختیار کرے۔ اپنی زندگی کے ایک بڑے حصے میں طبعی قوانین کا محکوم ہونے کے باوجود انسان زندگی کے بہت سے ایسے پہلو رکھتا ہے جن میں اسے کوئی لگا بندھا راستہ نہیں ملتا، کہ حیوانات کی طرح بے اختیار اس پر چلتا رہے، بلکہ اس کو اپنے انتخاب سے خود ایک راہ اختیار کرنی پڑتی ہے۔ اس کو علم کی ایک راہ چاہیئے جس پر وہ ان معلومات کو منظم کرے۔

(۲) مکمل نظامِ عمل کے اعتبار سے دین کی اہمیت :-

زندگی کے یہ مختلف پہلو جن میں کوئی ایک راستہ اختیار کرنا انسان کے لئے ضروری ہے۔ انسان اور اس کی زندگی کے مسائل کو سمجھنے کی ایک ذرا سی دانشمندانہ کوشش ہی آدمی کو اس پر مطمئن کرنے کے لئے کافی ہے کہ زندگی بحیثیت مجموعی ایک کل ہے جس کا ہر جز سے سے اور ہر پہلو دوسرے پہلو سے گہرا ربط رکھتا ہے۔ ایسا ربط جو توڑا نہیں جاسکتا۔ لہٰذا فی الواقع جو چیز

Day: Date:

انسان کو درکار ہے وہ زندگی مقاصد نہیں بلکہ وہ مقصد ہے جن کے ضمن میں سارے چھوٹے بڑے مقاصد پوری موافقت کے ساتھ اپنی جگہ لے سکیں۔

دین کی اہمیت کے حوالے سے قرآنی دلائل:۔

انسان کے لئے اسلام ہی ایک درست طریقِ زندگی ہے۔ اس کے سوا ہر طریقہ خلافِ حقیقت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:۔

"کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا کوئی اور دین چاہتے ہیں۔ حالانکہ وہ سب چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں چارو ناچار اسی کے آگے جھکی ہوئی ہیں اور اس کی طرف انہیں پلٹ کر جانا ہے۔"

(آل عمران : 83)

انسان کے لئے یہی درست رویہ ہے کیونکہ تمام حقیقتوں کا علم صرف اللہ پاک ہی کو ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ

ہے:

ترجمہ:-

—" درحقیقت اللہ سے نہ زمین کی
کوئی چیز چھپی ہوئی ہے اور نہ
آسمان کی۔ "—

(آلِ عمران : 05)

ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:-

—" اے پیغمبر کہہ دو کہ اصل ہدایت
صرف اللہ ہی کی ہدایت ہے "—

(الانعام : 71)

یہ دلائل ہیں جن کی بناء پر معقول انسان کے لیۓ لازم ہے کہ وہ اللہ کے آگے گردن جھکا دے اور ہدایت کے لیۓ اسی کی طرف رجوع کرے۔

خلاصۂ بحث:-

قرآنِ حکیم کے مطابق ذاتِ باری تعالیٰ محض پیدا کرنے والی ہی نہیں بلکہ رہنمائی کرنے والی بھی ہے۔ اس نے موجوداتِ عالم میں سے ہر چیز کو وہ ہدایت

Day:

Date:

بخشی جو اس کی فطرت کے لحاظ سے اس کے لئے ضروری ہے۔ لہٰذا انسان کے لئے صحیح طریقِ کار یہ ہے کہ خود سری چھوڑ کر اس کے آگے گردن جھکا دے اور جس جامع بیش اور مکمل نظام زندگی کی ہدایت اس نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے بھیجی ہے اس کی پیروی اختیار کرے۔

سوال نمبر 02۔

روزے کی اہمیت وفلسفہ

تعارف:۔

روزہ کو اسلامی عبادات میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ روزے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کو ارکانِ اسلام میں بنیادی رکن کے طور پر تیسرے درجے پر رکھا گیا ہے۔ روزہ سے مراد طلوعِ آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور ہر قسم کی نفسانی خواہشات سے اجتناب ہے۔ حضور اکرمؐ نے روزہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔"

Day: ________ Date: ________

ایک ماہ کے فرض روزے تربیت کا ایسا عملی نمونہ
ہیں کہ انسان کے اندر یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ
وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کھانے پینے اور جماع
جیسی حلال چیزوں کو چھوڑ رہا ہے تو کیوں نہ وہ
اس مالک کی رضا کے لئے حرام چیزوں کو بھی چھوڑ دے۔
اس طرح روزہ کے ذریعے انسان کے اندر مالک کی
رضا پر عمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

روزے کا مفہوم / فلسفہ :-

روزہ اسلام میں تیسرا اہم رکن ہونے کے ساتھ
ساتھ ایک عظیم عبادت کا درجہ بھی رکھتا ہے۔ روزہ
کے لئے عربی زبان میں صوم کا لفظ استعمال ہوتا ہے
جس کے لفظی معنی رک جانا، ترک کردینا کے ہیں۔
اصطلاح شرع میں صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک
کھانے پینے سے رکنے کا نام روزہ ہے۔ روزہ مقصود
تقویٰ حاصل ہوتا ہے تاکہ انسان کے اندر ایسی
استعداد پیدا ہوسکے جس کے ذریعے وہ گناہ کے
خلاف مزاحم ہوسکے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

—" روزہ میرے لئے ہے اور میں خود
اس کا بدلہ دوں گا۔" —

Day:
Date:

روزہ کی اہمیت و فرضیت :-

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

ترجمہ :-

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔"

(البقرۃ : 183)

ترجمہ :-

"اور یہ کہ روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔"

(البقرۃ : 184)

(2) احادیثِ طیبہ میں روزہ کی اہمیت :-

حدیث قدسی ہے :

ترجمہ :-

"جو بندہ رمضان کا ایک روزہ بھی بغیر کسی عذر کے چھوڑے اور پھر تمام عمر روزے رکھے تو اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔"

Day: Date:

روزہ کے روحانی، اخلاقی و سماجی اثرات:

روزہ کے روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات درج ذیل بیان کیے گئے ہیں:

(۱) تزکیۂ نفس:-

روزے کے فوائد میں سے ایک اہم فائدہ اپنے نفس کی پاکیزگی ہے۔ جو آدمی صبح سے شام تک بھوکا پیاسا رہتا ہے، نہ وہ بری آنکھ سے کسی کو دیکھتا ہے اور نہ ہی وہ برائی کے بارے میں سوچتا ہے وہ دراصل اپنے نفس کو پاک کر رہا ہوتا ہے۔ تزکیۂ نفس کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:-

—" تحقیق وہ فلاح پا گیا، جس نے اپنا تزکیہ کر لیا۔ " —

(الاعلیٰ : ۱۴)

(۲) اطاعتِ حکمِ خداوندی:

روزے کے فوائد میں سے ایک فائدہ حکمِ خداوندی کی اطاعت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوتا تو کون سارا دن بھوکا پیاسا رہتا۔ روزہ رکھا ہی اس لئے جاتا ہے تاکہ خالقِ حقیقی کے احکام کو پورا کیا (گیا ہے) جائے۔ اسی کو

Day: ____ Date: ____

حقیقی مالک و رازق مانا جائے۔ اس حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:-

—" اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو۔" —

(3) رضائے الٰہی کا حصول:-

روزہ دار کے بارے میں حدیث قدسی ہے۔

ترجمہ:-

—" روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔" —

ہر مسلمان اس لئے روزہ رکھتا ہے کہ اس کا مالک و خالق اس سے راضی ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی رضا بھی اس میں ہی ہے کہ اس کے بندے اس کے احکامات کی پیروی کریں۔

(4) تعمیرِ سیرت:-

روزہ سے انسان کی سیرت کی تعمیر بھی ہوتی ہے۔ اگر ایک آدمی کو گالم گلوچ اور غیبت و بدکاری کی لت پڑ چکی ہو اور وہ رمضان کے روزے رکھنا شروع کر دے تو روزہ اسے ان تمام برائیوں سے روکے گا۔ اگر پھر

Day:

Date:

بھی وہ آدمی ان برائیوں سے باز نہ آئے تو آپؐ نے فرمایا:

— "اللہ تعالیٰ کو کسی آدمی کے بھوکا پیاسا رہنے سے کوئی مطلب نہیں۔" —

(5) تحمل و برداشت:-

روزہ سے انسان میں تحمل و برداشت کی صفت پیدا ہوتی ہے۔ جب ایک آدمی صبح تا شام بھوکا پیاسا رہے، برائیوں سے اجتناب کرے تو اس میں تحمل و برداشت پیدا ہوگا جو رمضان کے بعد اس کے کردار کا حصہ بن سکتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:-

— "بے شک صبر کرنے والوں کو پورا دیا جائے گا ان کا اجر بغیر کسی حساب کے۔" —

(6) عدلِ اجتماعی:-

روزہ ہی دراصل انسان کو عدلِ اجتماعی کا احساس دلا کر معاشرتی مساوات پیدا کرتا ہے اور معاشرتی تفاوت کو ختم کرتا ہے۔ اس طرح روزہ دار جہاں اپنی بہتری کے لئے سوچتا ہے وہیں غرباء و مساکین کے بارے میں بھی اس کے اندر ترس اور رحم کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

Day: ______ Date: ______

خلاصۂ بحث:-

روزہ کا مقصود تقویٰ کا حصول ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ سے واضح ہے۔ تقویٰ بنیادی طور پر انسان کے اندر جوابدہی کا احساس پیدا کرتا ہے کیونکہ روزِ محشر بندے کو اپنے مالک کی بارگاہ میں تمام اعمال کے ساتھ پیش ہونا ہے اور وہاں کسی سے کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی۔ یہ بھی پیشِ نظر رہے کہ تقویٰ پر استقامت کے ساتھ کاربند رہنا صبر کے ساتھ ممکن ہے اور صبر حقیقی طور پر روزے سے حاصل ہوتا ہے۔

سوال نمبر: 03

اسلام میں انسانی حقوق کی اہمیت

تعارف:-

انسانی حقوق کے بارے میں اسلام کا تصور بنیادی طور پر بنی نوع انسان کے باہمی احترام، وقار اور مساوات پر مبنی ہے۔ قرآن مجید کی رو سے انسان باقی سب مخلوقات پر فضیلت رکھتا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت عطا کی۔"

(بنی اسرائیل: 70)

Day: Date:

حقوق حق کی جمع ہے جب کہ اس کے مقابلے میں فرائض ہیں۔ اسلام حقوق سے زیادہ فرائض کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ اس لئے کہ جب ہر شخص اپنے فرائض ادا کرے گا تو دوسرے کے حقوق خودبخود ادا ہو جائیں گے۔

حقوق کا مفہوم:

حقوق "حق" کی جمع ہے۔ انگریزی میں اس کے لئے Right کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ حقوق کے متبادل فرائض ہیں۔ بالفاظ دیگر ایک کا حق دوسرے کا فرض، دوسرے کا فرض پہلے کا حق ہوگا۔ اسلام میں بنیادی حقوق کا تصور تکریم انسانیت سے شروع ہوتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ رسولؐ ہے:

ترجمہ:-

"تمام انسان آدم کی اولاد ہیں
اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے۔"

(حدیث شریف)

بنیادی انسانی حقوق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں:

۱- تکریم انسانیت:-

انسانیت کا پہلا بنیادی حق انسانی تکریم ہے۔ جب

Day:

Date:

تک اس کا احترام نہ کیا جائے، انسانیت بلندی کی
معراج تک نہیں پہنچ سکتی۔

2۔ **آزادی:**

نبی کریمؐ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسانوں کو انسانوں
کی غلامی سے نکال کر اللہ کی غلامی میں اس طرح سے
دیا کہ انسان آزاد ہوگئے۔ اس حوالے سے حضرت
عمرؓ کا مشہور قول ہے:

ترجمہ:

"تم نے لوگوں کو کب سے غلام بنالیا
ہے حالانکہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد
پیدا کیا۔"

3۔ **مساوات**

تکریم انسانیت کی تعلیم کا لازمی نتیجہ معاشرتی مساوات
ہے۔ نبی کریمؐ کے عطا کردہ انسانی حقوق کی وجہ سے ہر طرح
کے نسلی، قبائلی اور لسانی بت پاش پاش ہوگئے۔

4۔ **عدل:**

عدل کے بغیر کوئی معاشرہ صحت کے ساتھ زندہ رہ سکتا
ہے اور نہ ہی اس میں معاشی و معاشرتی سرگرمیاں
فروغ پاسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر اس

Day:
Date:

حوالے سے حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:-
__ "آپ فرما دیجیے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔" __
(الاعراف: 29)

(۷) رواداری:
جس معاشرے میں برداشت نہیں، وہاں پر انسانی حقوق کا تصور بھی محال ہے۔ دینِ اسلام تمام مزاہب کے ماننے والوں کو نہ صرف برداشت کرتا ہے بلکہ انہیں حقوق بھی فراہم کرتا ہے۔ یعنی دین میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:-
__ "دین میں کوئی جبر نہیں۔" __

(البقرۃ: 256)

اسلام میں انسانی حقوق کا ارتقاء:-

برطانیہ، امریکہ، فرانس اور اقوامِ متحدہ میں بنیادی حقوق کی تاریخ، جہاں 1215 کے میگنا کارٹا سے پہلے انسانی حقوق کے حوالے سے کوئی قانونی دستاویز نہیں

Day: Date:

ملی۔ اس کے برعکس رسول کریمؐ نے جو انسانی حقوق انسانیت کو عطا فرمائے وہ نہ صرف انتہائی جامع بلکہ ان سب دستاویزات سے پہلے کے ہیں۔ اس حوالے سے دو دستاویزات بہت اہم ہیں:

i- خطبہ فتح مکہ:-

← اللہ کی (و) وحدانیت اور حاکمیت اعلیٰ کا اعلان:-

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو یکتا و تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کا وعدہ سچا ثابت ہوا۔ اس نے اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور محض اسی نے تمام گروہوں کو شکست دی۔"

← نسلی تفاخرات کا خاتمہ:

"سن لو! ہر موروثی استحقاق، ہر خون اور مال جس کا دعویٰ کیا جائے وہ میرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہے۔"

Day: Date:

خطبہ حجۃ الوداع:

(۱) مساواتِ انسانی کا تصور:

آپؐ نے فرمایا:

—" لوگو اللہ کا ارشاد ہے۔ اے انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جا سکو۔ تم میں سے زیادہ عزت و کرامت والا خدا کی نظر میں وہی ہے جو خدا سے ڈرنے والا ہے پس کسی عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر۔ نہ کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔" —

(۲) مال کے تحفظ کا حق:

—" اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت پہنچا دے۔" —

Day:
Date:

اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق:

دینِ اسلام نے پہلی اسلامی ریاست مدینہ منورہ میں غیر مسلموں کو جو حقوق عطا کیئے وہ آج کی جدید دنیا کے لئے روشن مثال ہیں۔ اس حوالے سے سیرتِ طیبہ میں کئی روشن مثالیں موجود ہیں۔ اہلِ نجران سے آپ نے جو معاہدہ کیا اس کی چند شقیں درج ذیل ہیں۔

- ان کی ماتحتی کی وجہ سے ان کو حقیر نہیں سمجھا جائے گا۔
- ہمارا لشکر ان پر حملہ نہ کرے گا۔
- وہ ہماری جنگوں میں شرکت سے مستثنیٰ ہوں گے۔
- ہماری عدالت میں دعویٰ پیش کرنے پر ان سے انصاف کیا جائے گا۔

غیر مسلموں کو حقوق عطا کرنے میں میثاقِ مدینہ کی اہمیت:

اسلام نے غیر مسلموں کو ہر طرح کے حقوق دیے ہیں اس سلسلے میں میثاقِ مدینہ کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

1) بنیادی اصول
2) آئینی حقوق
3) قانونی حقوق
4) انفرادی حقوق

خلاصۂ بحث:-

اسلام نے تمام طبقات کے حقوق کا تحفظ کیا ہے چاہے ان حقوق کا تعلق خواتین سے ہو، بنیادی انسانی حقوق سے ہو یا عام افرادِ معاشرہ کے حقوق ہوں۔ مغرب میں انسانی حقوق کا آغاز میگنا کارٹا سے ہوتا ہے۔ جب کہ اسلام میں انسانی حقوق کا تحفظ پہلی وحی سے ہوتا ہے۔ اور پھر خطبۂ حجۃ الوداع میں آپ ﷺ نے جس تفصیل کے ساتھ تمام انسانی طبقات کے حقوق کو بیان کیا ہے اس کی مثال انسانی تاریخ میں اور کہیں نہیں ملتی۔

سوال نمبر: 04

اسلام میں خواتین کے حقوق

تعارف:-

جس طرح انسان ایک ہی باپ کی اولاد ہیں۔ اس طرح سب کی ماں بھی اصلاً ایک ہی حضرت حوّاؑ ہیں۔ ایک ہی ماں باپ سے یہ پورا گھرانہ وجود میں آیا ہے۔ حضرت حوّاؑ حضرت آدمؑ کی ہی جنس سے تخلیق فرمائی گئی ہیں جس کے معنی یہ ہوئے کہ عورت مرد کے مقابلے میں کوئی حقیر اور فروتر مخلوق نہیں ہے بلکہ وہ

Day: Date:

بھی اس شرف میں برابر کی شریک ہے جو انسان کو
بحیثیت اولادِ آدم حاصل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

ترجمہ:-

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس
نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور
پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا ان
دونوں میں سے بہت سے مرد عورت
(دنیا میں) پھیلا دیے اور اس اللہ
سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک
دوسرے سے مدد چاہتے ہو اور رشتوں
کے بارے میں بھی خبردار رہو بے شک
اللہ تم پر نگران ہے۔"

(النساء: 1)

مسلمان عورت کے عمومی حقوق:

اسلام کی آمد سے عورت کو (بڑی) امن کے ساتھ
ساتھ بری رسومات سے آزادی کا پیغام بھی ملا۔ اسلام
نے عورت کو وہ حقوق عطا کئے جو اُس وقت دنیا میں
عورت کو کہیں حاصل نہیں تھے۔ ذیل میں عورتوں
کے حوالے سے چند اہم حقوق کو نقل کیا جاتا ہے:

Day: ______ Date: ______

(1) **زندگی کے تحفظ کا حق:**

اسلام سب سے پہلے عورت کو زندگی کے تحفظ کا حق دیتا ہے۔ اسلام سے پہلے عرب کی جاہلی معاشرت میں عورتوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ جب کہ اسلام نے انسانی جان کی حرمت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:-

—"اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر
قتل کرے تو اس کی سزا ہمیشہ
جہنم میں رہنا ہے، اللہ تعالیٰ کا
اس پر غضب اور لعنت ہے اور
اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بڑا عذاب
تیار کر رکھا ہے۔"—

(النساء : 93)

(2) **مال کے تحفظ کا حق:-**

اسلام سے پہلے عورتوں کو وراثت میں حقوق حاصل نہیں تھے۔ اسلام نے انہیں سب سے پہلے ملکیت کا حق عطا کیا۔ اس حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:-

—"مردوں کے لئے اس میں سے ہے جو
انھوں نے کمایا اور عورتوں کے لئے
اس میں سے ہے جو انہوں نے کمایا۔"—

(النساء : 32)

Day: ______ Date: ______

(3) **عزت کے تحفظ کا حق:**

مسلمان مردوں کو حکماً یہ بات کہی گئی (ہے) کہ وہ کسی بھی غیر محرم عورت کی طرف بری نظر نہ اٹھائیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:-

— " اے حبیبؐ ! مومن مردوں سے یہ ارشاد فرمادیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لئے پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ وہ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔" —

(النور: 30)

(4) **حسن سلوک کا حق:-**

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ:

— "عورتوں کے ساتھ معاشرت میں نیکی اور انصاف کو ملحوظ رکھو۔" —

(النساء: 19)

Day: Date:

عورت کے ازدواجی حقوق:-

(۱) شادی کا حق:-

اسلام سے قبل عورتیں مردوں کی ملکیت تصور کی جاتی تھیں۔ انھیں اپنی مرضی سے نکاح کا حق حاصل نہ تھا۔ اگر کسی عورت کو طلاق مل جاتی تب بھی وہ اپنی مرضی سے نکاح نہیں کر سکتی تھی۔ قرآن مجید میں اس حوالے سے ارشاد ہے:

ترجمہ:-

"(طلاق کے بعد) اپنی عورتوں کو نہ روکو کہ وہ شوہروں سے نکاح کر سکیں"

(البقرۃ : 232)

(۲) مہر کا حق:-

زمانۂ جاہلیت میں حق مہر ملکیت کی صورت میں رائج نہ تھا۔ اسلام نے اس حوالے سے ارشاد فرمایا:

ترجمہ:-

"اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی بدلنا چاہو اور تم اسے ڈھیروں مہر دے چکے ہو تب بھی اس سے نہ لو۔"

(النساء : 20)

Day: Date:

(3) نان و نفقہ کا حق:-

اسلام نے مردوں کو عورتوں کا کفیل بنایا۔ عورتوں کے نان نفقے کی ذمہ داری مردوں پر ہے۔ اس حوالے سے سورۃ النساء میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

—" مرد عورتوں پر محافظ اور منتظم ہیں۔" —

(النساء : 34)

(4) خلع کا حق:

اگر مرد سے نباہ نہ ہوسکے تو عورت کے پاس خلع کا حق ہے۔ اگر وہ قاضی یا جج کے پاس جاکر کیس دائر کردے تو اس خلع مل جائے گا۔

ترجمہ:-

—" اور ان (مرد و عورت) پر کوئی
حرج نہیں کہ بیوی کچھ بدلہ دے
کر آزادی حاصل کرے۔" —

(البقرۃ : 229)

(5) میراث کا حق:

میراث کا حق اسلام کی بہت بڑی خوبی ہے۔ رشتے کے لحاظ سے خواتین کا وراثت میں حق ملکیت بیٹی کی

حیثیت سے، بہن کی حیثیت سے اور بیوی اور ماں کی حیثیت سے غرض ہر حیثیت میں اس کے حق کو محفوظ رکھا گیا ہے۔

حقوق نسواں کی موجودہ تحریک اور عورت کے حقوق:-

مغرب میں عورتوں کے حوالے سے جو تحاریک پیدا ہوئیں تو ان کا ایک خاص سماجی پس منظر ہے۔ قدیم زمانے میں مشرق اور مغرب عورتوں پر ظلم کے حوالے سے برابر تھے۔ ہندوستان کے معاشرے میں عورت کو مرد کے مرنے پر ساتھ ستی کر دیا جاتا تھا۔ لیکن اسلام کی روشن تعلیمات کے بعد پوری دنیا میں عورتوں کے حقوق کے حوالے سے آگاہی پیدا ہوئی۔ کچھ معاشروں میں اسلام کے عطا کردہ حقوق زیادہ پیمانے پر عورتوں کو حاصل ہوئے اور کچھ معاشروں میں صورتحال ابھی تک خراب ہے۔ مسلمان معاشروں کو مغرب کی طرف نہیں بلکہ اسلام کی طرف دیکھنا چاہیئے۔

Day ________ Date: ________

خلاصۂ بحث:-

اسلام نے عورتوں کو جان، مال، عزت، تعلیم، صحت اور روزگار کے حوالے سے حقوق عطا کیے ہیں۔ ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی حیثیت میں ان کے مقام کو نہ صرف بیان کیا ہے بلکہ عملاً عزت بھی دی ہے۔ لیکن قابلِ افسوس بات یہ ہے کہ ناانصافیاں اور سماجی ناہمواریاں ابھی تک موجود ہیں۔ گلوریا سٹائنم نے کہا تھا: عورت کی مساوات کے لئے جدوجہد کی کہانی کسی ایک نسوانیت پرست یا کسی ایک تنظیم کی کہانی نہیں ہے، یہ ان سب کی اجتماعی کوشش ہے جو انسانی حقوق پر یقین رکھتے ہیں۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ سیرتِ طیبہ کے مطالعے کو عام کیا جائے اور خطبہ حجۃ الوداع کے انسانی حقوق کے چارٹر کو عملاً نافذ کیا جائے۔

13